السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ایسی کوئی حدیث ہے کہ جس سے دلیل لی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر میں:

وَلَقَد هَمَّت بِهِ وَهَمَّ بِها لَولا أَن رَءا بُرهـٰنَ رَبِّهِ ... ٢٤ ... سورة يوسف

(اور بعض تفسیروں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف جو قول منسوب ہے اس کا کیا حکم ہے؟ (فتاویٰ المدینہ: 43

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس آیت کی تفسیر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر لوگوں سے اس کے بارے میں جو روایات آتی ہیں وہ سب کی سب اسرائیلیات ہیں کہ جو یوسف علیہ السلام کی طرف منسوب ہیں لیکن کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ انہیں یوسف علیہ السلام کی طرف منسوب کرے۔ اس آیت کی تفسیر میں علماء کے دو قول ایسے ہیں کہ جو قابل التفات ہیں۔ پہلا قول: "وَلَقَد هَمَّت بِهِ" سے مراد برائی ہے اور "وَهَمَّ بِها لَولا أَن رَأَىٰ بُرهانَ رَبِّهِ" سے مراد "ماہم" یعنی یوسف نے برائی نہیں کی تو اس سے یوسف علیہ السلام کی عزت وعصمت ثابت ہو جاتی ہے اور یہی قول معتمد ہے۔ کیونکہ سلف سے بھی یہی بات مروی ہے۔

دوسرا قول: کہ جس کی نسبت یوسف علیہ السلام کی طرف کی جاتی ہے کہ جو یوسف علیہ السلام کی عصمت کے منافی نہیں ہے بلکہ عصمت ہی کو مزید تاکید سے ثابت کرتا ہے لیکن یہ نیا قول ہے کہ جو سلف سے منقول ہی نہیں ہے اور وہ یہ کہ "وَلَقَد هَمَّت بِهِ" سے مراد برائی ہے اور "وَهَمَّ بِها" سے مراد اس عورت کو مارنا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

احادیث کے علل اور روایات پر نقد کا بیان صفحہ: 294

محدث فتویٰ